رجسٹرڈ ایل بسم اللہ الرحمن الرحیم نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؎

اخبار احمدیہ

۲۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پٹھوں میں درد بخار اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ ماہ نبوک ھ ۱۳۲۶ ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۶ھ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء نمبر ۹

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اختیارات

پروفیسر البرٹ آئن سٹائن جو زمانہ حال کے چوٹی کے سائنسدانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جنہوں نے نظریہ اضافی کا انکشاف کیا۔ اور جن کو جرمنی سے یہودی ہونے کی وجہ سے ہٹلر نے نکال دیا تھا۔ اور اب نیویارک میں رہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مندوبین کے لیڈروں سے تنبیہاً کہا ہے کہ انسانیت کے سر پر ہلاکت کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔"

آپ نے اپنے ایک خط میں جو رسالہ "دنیا" نے اقوام متحدہ" میں شائع ہوا لکھا ہے کہ:۔

"امن پسند ملکوں کے پاس ایک کاری اور طاقتور ہتھیار اس ہلاکت آفرین اور تباہ کن جنگ کو روکنے کے لئے موجود ہے بشرطیکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی صحیح معنوں میں ایک عالمگیر مجلس بن جائے۔ اور وہ ٹوٹے سے ناکارہ شدہ متحاربہ قوتوں کو نسل پر اسے پورا پورا اقتدار حاصل ہو۔"

آپ نے مشورہ دیا ہے کہ "جنرل اسمبلی کو اپنے اختیارات کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا اور متحاربہ قوتوں کو نسل کو اپنی ماتحتی میں رکھنا چاہیئے۔" پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج انسانیت اپنی تاریخ کے سب سے بڑے خطرے سے دوچار ہے۔ اور جنرل اسمبلی ہی ایک ایسی مجلس ہے۔ جو اس خطرہ عظیم سے بچا سکتی ہے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کے بڑے بڑے علماء نے بھی اب یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جب تک اقوام متحدہ کی کونسل اتنی طاقتور نہ ہو کہ وہ اپنے فیصلوں کو بزور منوا سکے۔ اور تمام اقوام اس کو اپنے اوپر ایک قوت فائقہ سمجھ کر اس کے احکام کے سامنے جھک جائیں۔ اس وقت تک اس کونسل کا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ پروفیسر صاحب نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں جب تک جنرل اسمبلی کے پیچھے فوجی طاقت نہ ہو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں کو کس طرح منوا سکتی ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول مسلمانوں کے سامنے رکھا تھا۔

اگرچہ بظاہر اس میں مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ لیکن اگر مغربی طاقتیں جن کے ہاتھوں میں اس وقت دنیا کی باگ ڈور ہے۔ اور جو صرف عقل سے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہیں۔ وحی الٰہی کے بتائے ہوئے اس اصول کی روشنی میں اقوام متحدہ کی اسمبلی بنائیں۔ اور جنرل اسمبلی نہ صرف بحث تمحیص ہی کے لئے وقف ہو بلکہ اس کے پیچھے ایسی مؤثر قوت بھی ہو جو اس کے فیصلوں کو بڑی سے بڑی طاقت سے بھی منوا سکے۔ اس وقت تک انسانیت کی ہلاکت کا وہ خطرہ عظیم ٹل نہیں سکتا۔ جس کو آج مغرب کے بڑے بڑے سائنسدان محسوس کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر صاحب جس انسانیت کی ہلاکت کے خطرے کو محسوس کر رہے ہیں۔ وہ انسانیت مادہ پرستی کے جال میں اس طرح پھنس چکی ہے۔ کہ انسانیت کا تصور ہی اب صرف ظاہر قوتوں کے ارتقا تک محدود ہو کر رہ گیا ہے تعجب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ ظاہری اسباب پر تو مرتے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی توجہ اس حقیقت کی طرف نہیں ہو سکی۔ کہ اقوام متحدہ کی کونسل بغیر مادی طاقت کی تائید کے کس طرح کامیابی کے ساتھ دنیا کا توازن قائم رکھ سکتی ہے۔ اسلام کے نزدیک اگرچہ انسانیت کا ارتقا اخلاق اور روحانی ارتقا ہی ہے۔ مگر وہ اخلاق اور روحانیت کو مادیات سے علیحدہ نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک انسانیت کے صحیح ارتقا کے یہ معنے ہیں کہ قدرت کی تمام قوتوں کو ان خاص حدود و قیود کے ساتھ انسان پوری پوری طرح استعمال میں لا سکے۔ جس سے انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی بھی ساتھ ساتھ ہو۔ سوا اسلام کے دنیا میں کوئی موجودہ مذہب یا زندگی کا عقلی اور فلسفیانہ لائحہ عمل ایسا نہیں ہے۔ جس کا نظریہ انسان کے مجموعی ارتقا پر حاوی ہو۔ اگر ایک طرف دیگر تمام مذاہب صرف اخلاق اور روحانی ارتقا پر زور دیتے ہیں تو دوسری طرف زندگی کے فلسفیانہ نظریات۔ صرف مادہ پرستی کی طرف جھکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ تضاد خیالی کا نتیجہ ہے۔ کہ لوگوں نے سائنس اور مذہب کو ایک دوسرے کا حریف بنا رکھا ہے۔ اور جب کبھی وہ زندگی کے مرکزی اصول کے متعلق کوئی نظریہ پیش کرتے ہیں۔ تو یا تو وہ صرف کھوکھلی اخلاقیات اور روحانیات کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور یا پھر صرف مادیات میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ اسلام ان دونوں کے درمیان وسطی راستہ اختیار کرتا ہے۔ نہ تو وہ مادی اسباب کو ترک کرتا ہے۔ اور نہ انسانیت کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کو نظر انداز کرتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک اخلاق اور روحانیت اس زندگی میں اسی کا نام ہے۔ کہ مادی اسباب کا اس طرح استعمال کیا جائے۔ کہ وہ انسانیت کے اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج کے حصول کے لئے اس کے معاون ہوں۔ الغرض اسلام انسان کو حیوانیت سے نکالکر انسانیت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور پھر محض انسان سے اس کو باخلاق انسان اور باخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ جب تک اقوام متحدہ کی اسمبلی کی تائید میں فوجی مؤثر اقتدار نہ ہوگا۔ وہ دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتی۔ یہ تو مادی اسباب کے نقطہ نظر سے عرض کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مادی اصول کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اسمبلی کے ممبر نہایت نیک نیت اور موجودہ حالات میں اگر باخدا انسان نہ ہوں۔ تو کم از کم باخلاق انسان ضرور ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر سچ پوچھا جائے۔ تو صحیح مجلس اقوام اس وقت بنتی ہے۔ جب اس کے ممبر نہ صرف باخلاق انسان ہوں بلکہ باخدا انسان ہوں۔ ایسی مجلس اقوام جو کسی کی رو و رعایت مدنظر نہ ہو۔ جس کے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی پرنٹر شیر محمد الحمیدی بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہر ایک یا چند قوموں کے ہی خواہ نہ ہوں بلکہ انسانیت کے ہی خواہ ہوں۔ جب تک انسانوں میں حقیقی انسانیت نہ پیدا ہوگی۔ کوئی بھی مجلس خواہ اس کے ممبر کتنے ہی عالم کتنے ہی فلسفہ دان کیوں نہ ہوں۔ انسانیت کو ہلاکت کے خطرۂ عظیم سے بچا نہیں سکتی۔

پروفیسر صاحب کو معلوم ہے کہ اس وقت ہلاکت کا سب سے بڑا آلہ ایٹم بم امریکہ کے قبضہ میں ہے۔ اور روز افزوں اسکی قوت ہلاکت آفرینی میں امریکہ اضافہ کرتی چلی جا رہی ہے۔ اب ایک تازہ خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے بم گرانے والے ایسے ہوائی جہاز بھی ایجاد کر لئے ہیں۔ جو بغیر پائلٹ کے کام کریں گے ایسی صورت میں جب ہلاکت کی قوتیں صرف ایک ملک کے قبضہ میں ہیں۔ کوئی اقوام متحدہ کی مجلس کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جب تک اقوام متحدہ کے پاس امریکہ کی سرکوبی کے لئے بھی اس سے زیادہ طاقت موجود نہ ہو۔ دوسری طرف روس امریکہ کا حریف بنا ہوا ہے۔ اس کو دبانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ مجلس اقوام اس سے زیادہ طاقت رکھتی ہو۔ اگر اس کے برخلاف صرف امریکہ کو استعمال کیا جائے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ مجلس متحدہ کا فعل نہ ہوگا۔ بلکہ وہی بات ہوگی۔ کہ جس کی لاٹھی اسی کی بھینس ایسی حالت میں مجلس اقوام کا وجود ہی بے معنی ہے۔ ہاں اگر یہ طاقت جو اس وقت امریکہ اور روس کے پاس ہے چند خداترس لوگوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ تو دنیا کا توازن قائم رہ سکتا ہے۔ اور انسانیت ہلاکت کے خطرہ سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

امن آزادی اور انصاف

مسز وجیا لکشمی پنڈت نے جو انڈین یونین کی طرف سے اقوام متحدہ میں مندوبہ ہیں ایک نشری تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ "دنیا کے تمام دوسرے ممالک سے زیادہ ہندوستان امن آزادی اور انصاف کا خواہشمند ہے۔ کیونکہ ہم ہی جانتے ہیں۔ کہ ان اصولوں کے بغیر دنیا میں کس طرح زندگی گزرتی ہے"

کاش اس وقت آپ ہندوستان میں ہوتیں تو دیکھتیں۔ جہاں امن آزادی اور انصاف کی پرستش ہو رہی ہے۔ اس کا نظارہ دہلی کی گلیوں مشرقی پنجاب اور ملک کے دوسرے حصوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھتیں۔ کاش کہ آپ نے موت کے اس خونخوار آشام کھیل کا ایک ہی نظارہ دیکھ لیا ہوتا جو یہاں چند ہفتوں سے پوری مہارت اور فنکارانہ انداز سے کھیلا جا رہا ہے۔ تو آپ کے حلق سے ایسے خوشنما الفاظ آلانشر الصلوٰۃ کے سامنے کھڑے ہو کر نہ نکل سکتے۔

جب ہمارے مقابس ملک میں موت کا کھیل اس سے کہیں بڑھ کر بے رحمی اور سفاکی سے کھیلا جا رہا ہے۔ جیسا کہ جنگ عظیم میں مغربی اقوام نے کھیلا تھا۔ تو ہمارا کیا حق ہے کہ ہم امن آزادی اور انصاف کی گفتگو مغربی اقوام کے سامنے کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ کہہ رہے ہیں دیکھنا انداز گردش جہات

فرطِ الم سے ڈوب گئی نبضِ کائنات
پھر وقفِ اضطراب ہوئی زندگی کی رات

کشتی وفا کی حلقۂ طوفاں میں آ گئی
پھر عشق کے قریب ہوئی منزلِ حیات

لائی ہیں رنگ و بو کلیسہ کی سازشیں
خنداں ہیں ساکنانِ حرم پر مناتِ لات

پھر شاطرِ بساطِ فریبِ دریا سے آج
بیچارہ سادہ لوح مسلمان ہو مات

پھر انقلابِ گردشِ لیل و نہار سے
کچھ کہہ رہے ہیں دیکھنا انداز گردش جہات

محمودؐ کی نگاہ سے ٹوٹے گا یہ طلسم
پھر منتظر ہے ناوکِ غزنی ہے سومنات

ان شعلہ ہائے آتشِ نمرود کے لئے
پھر چاہیئے خلوصِ براہیم کا ثبات

ناہید دن ہیں شوکتِ اسلام کے قریب
یہ تو خدا کی بات ہے ٹلتی نہیں یہ بات

ناہید

مسز وجیا لکشمی پنڈت نے گو یہ تماشہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ مگر انہوں نے وہ ہولناک واقعات انگریزی اور دوسرے مغربی اخباروں میں ضرور پڑھے ہوں گے۔ جو اس امن آزادی اور انصاف کے خواہشمند ملک میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

بے شک ہیروشیما پر جب امریکہ نے ایٹم بم گرایا تھا۔ تو وہ قطعہ ارض زندگی سے خالی ہو گیا تھا۔ اس میں بچے بوڑھے عورت کی تمیز نہیں رہی تھی۔ کوئی حیوان اور کیڑا مکوڑا نہیں بچا تھا۔ مگر کہتے ہیں کہ جس شخص نے یہ ہم گرایا تھا۔ اس نے ہمیشہ کے لئے اس کام سے توبہ کر لی ہے اور اب اس کے سامنے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو وہ کانپنے لگتا ہے۔ لیکن یہاں ہندوستان میں ہسپتالوں میں جا جا کر مریضوں کو برچھیوں سے مارا گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں پر تیزے چلائے گئے ہیں۔ بچوں کو جلتی آگ پر کباب کی طرح بھونا گیا ہے۔ گاؤں کے گاؤں اڑا دیئے گئے ہیں۔ پھونک دیئے گئے ہیں۔ راکھ کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان امن آزادی اور انصاف کے خواہشمندوں کی کسی طرح سیری نہیں ہوتی۔ تہتے قافلوں پر جو ایک حصے سے دوسرے حصہ کی طرف اپنی جانیں بچا کر بھاگ رہے ہیں۔ ان کو راستہ میں تہ تیغ کر دیا گیا۔ بوڑھے مردوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔ الغرض وہ تباہی وہ ہلاکت لائی گئی ہے۔ کہ ہیروشیما پر گرنے والا بم بھی شرم سے پانی پانی ہو جائے

عرض ہے کہ مسز وجیا لکشمی پنڈت ان حقائق کی موجودگی میں کس طرح عرق خجالت سے تر ہو کے دنیا کو للکار کر کہہ سکتی ہیں کہ "دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہندوستان امن آزادی اور انصاف کا خواہشمند ہے"

ہمیں وہ دکھائیں تو سہی وہ کونسا ہندوستان ہے جس کے اوصاف آپ دنیا کے سامنے نشر کر رہی ہیں۔ کم از کم وہ ہندوستان تو ہرگز نہیں جو اس حال میں انگریز کی قید سے رہا ہوا ہے۔ جو اب دو نو آبادیوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہوا ہے جس میں گاندھی جی اور قائداعظم جناح جیسے لوگ رہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہاں جو کچھ ہوا ہے چند سر پھرے فنڈوں کا کام نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ ایک پورے منظم طریقے قومی وسعت کے ساتھ ہوا ہے۔ اس کا کھلا کھلا ثبوت ان بیانات میں موجود ہے جو یہاں کے بڑے بڑے لیڈروں نے گاہ بگاہ دیئے ہیں۔ ہاں اگر پولیس اور فوج کے ذریعہ پہلے مظلوموں کو ہتھیار کر کے غیر مسلح گروہوں کا ان پر حملہ کرتا امن آزادی اور انصاف ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہندوستان امن آزادی اور انصاف کا خواہشمند ہے"

خلاف ورزی

۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جو کانفرنس پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان منعقد ہوئی تھی۔ جس میں مسٹر لیاقت علی خان صاحب اور مسٹر غلام محمد صاحب پاکستان حکومت کی طرف سے اور پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ صاحب ہندوستان کی طرف سے اور مغربی اور مشرقی پنجاب کے گورنر اور وزراء اور نیز دونوں حکومتوں کے فوجی نمائندے بھی شامل ہوئے تھے اس میں دوسری تجاویز کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ

"پہلے خواہ کچھ احکام جاری ہوئے ہوں آئندہ پناہ گزینوں کے قافلوں یا ان کے عارضی کیمپوں کی تلاشی نہیں لی جایا کرے گی۔ اگر گنجائش ہو تو پناہ گزینوں کو اپنے مال و اسباب کے ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ مال و اسباب میں لائسنسدار ہتھیار پالتو جانور چھکڑے اور موٹر لاریاں شامل ہوں گی۔ گو آپ کا فیصلہ پر امل ہونے کا اعلان کیا جا رہا ہے افسوس ہے کہ قادیان میں اس فیصلہ پر قطعاً عمل نہیں ہو رہا۔ بلکہ لڑکوں کو جو قادیان سے پناہ گزینوں کو لانے ہیں۔ راستہ میں کئی کئی گھنٹے تلاشی کے لئے روک لیا جاتا ہے جس سے عورتوں اور بچوں کو ناجائز تکلیف کے علاوہ لڑکوں وغیرہ کو قانون شکن سمجھے جانے کے حملہ کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ہم حکومت مشرقی پنجاب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ اس کا فوری تدارک کرے ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ اس کے خلاف احتجاج کریں۔

موجودہ قیامت مسلمانوں پر کیوں واقع ہوئی؟

(از جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

مسلمانوں پر اس وقت جو تباہی اور بربادی سارے ہندوستان میں اور بالخصوص ہمارے مشرقی پنجاب اور ہند کے دارالسلطنت دہلی میں آئی ہے گذشتہ زمانہ کی تباہیوں اور غارت گریوں کی تاریخ شائد ہی اس کی کوئی نظیر پیش کر سکے۔ مسلمانوں کے قتل و غارت کا جو ہولناک اور روح فرسا نظارہ دنیا نے آج دیکھا بلا مبالغہ قلم میں یہ طاقت نہیں کہ اس کا پورا نقشہ الفاظ میں کھینچ سکے مسلمانوں کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اور خانماں بربادی جس وسیع پیمانہ پر آج کل ہو رہی ہے اس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتی۔

کیا ہمارے ارباب حل و اقتدار۔ ہمارے لیڈروں اور ہمارے رہنماؤں نے سوچا کہ مسلمانوں پر اس قیامت صغریٰ کے نازل ہونے کی وجوہ کیا ہیں۔ اور کیوں وہ اس دردناک مصیبت میں مبتلا ہیں؟

آیئے میں آپ کو بتلاؤں کہ مختلف و مگر وجوہ کے دو وجہوں سے مسلمانوں پر یہ مصیبت عظمیٰ ٹوٹی ہے۔

پہلی اور بڑی وجہ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے کم و بیش سات سو برس تک ہندوستان پر حکومت کی اس طویل عرصہ میں سلطنت کا انتظام کرنے اور بلا تمیز مذہب و ملت رعایا کو حیرانی آسائش و آرام پہنچانے میں ہرگز کوتاہی اور کمی نہیں کی۔ لیکن تبلیغ حق اور اشاعت اسلام کی انہوں نے ہندوستان میں کوئی باقاعدہ اور مسلسل کوشش کبھی نہیں کی۔ نہ کوئی تبلیغ کا محکمہ کبھی قائم کیا گیا اور نہ کبھی کسی حکمران کو ہدایت اور تلقین اسلام کے لئے اطراف و جوانب میں مقرر کیا گیا۔ یہ جو کچھ مسلمان ہندوستان میں نظر آ رہے ہیں۔ یہ یا تو ان مسلمانان اسلاف کی اولاد ہیں جو افغانستان عراق ایران اور عرب سے آ کر یہاں بس گئے۔ یا مسلمان درویشوں۔ پیروں اور اولیاء اللہ کی ذاتی اور انفرادی تبلیغی مساعی کا نتیجہ ہیں۔ اجتماعی اور باقاعدہ کوشش تبلیغ اسلام کی مسلمانوں نے کبھی نہیں کی اس امر کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ ملک کے جس جس حصہ میں مسلمانوں کی مضبوط اور طاقتور سلطنتیں قائم رہی ہیں۔ اس اس حصہ میں مسلمانوں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہے مثلاً دہلی اور دکن کو لے لیجئے۔ اس کے برخلاف جو علاقے مسلمانوں کی دارالحکومت سے فاصلہ پر واقع تھے۔ یا جہاں مسلمانوں کی حکومتیں کمزور تھیں وہاں مسلمان نسبتاً زیادہ پائے جاتے ہیں مثلاً مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب وغیرہ میں۔

پروفیسر آرنلڈ نے اس بات کا اپنی شہرہ آفاق کتاب پریچنگ آف اسلام میں کھلے طور پر اعتراف کیا ہے اور اس امر کو اس حقیقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں جبراً لوگوں کو مسلمان نہیں بنایا کیونکہ وہ اگر جبراً مسلمان بناتے تو سب سے پہلے ان علاقوں کے ہندوؤں کو بناتے جو ان کی دارالحکومت کے قرب و جوار میں آباد تھے۔

خیر یہ تو علیحدہ سوال ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ مسلمانوں میں اس ملک میں تبلیغ اسلام کی باقاعدہ کوشش کبھی نہیں کی۔ کاش یا اگر وہ تبلیغ و اشاعت کا محکمہ باقاعدہ مقرر کرتے۔ مبلغین اور واعظین کی ٹریننگ اور تعلیم کے لئے سرکاری مدارس جاری کرتے اور ملک میں جا بجا مناسب مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کرتے اور اس طرح سارے ملک میں تبلیغ کا ایک جال سا پھیلا دیتے تو یقیناً بہت ہی جلد سارا ہندوستان حلقہ بگوش اسلام ہوتا۔ اور آج ایک بھی غیر مسلم ہندوستان میں نہ ہوتا۔ اگر اب بھی مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ اور متفقہ اور متحدہ طور پر ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی کوشش کریں۔ تو بڑی کامیابی ہو سکتی ہے۔

دوسری وجہ مسلمانوں کے موجودہ بہیمانہ قتل و غارت کی میرے نزدیک ان کی عدم تنظیم اور فقدان اتحاد ہے۔ عرصہ کی بات ہے گھر میرے کانوں میں اب تک۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ پر جلال تنبیہ کا رنگ سی ہے جو آپ نے اپنے ایک خطبہ میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کی تھی۔ کہ اگر تم لوگ متفق اور متحد ہو کر اپنی تنظیم نہیں کرو گے۔ آپس کے اختلافات اور جھگڑے ختم نہیں کرو گے۔ باہم اتفاق اور اتحاد سے نہیں رہو گے۔ تو میں فضا طور سے تم سے کہتا ہوں کہ مجھے ہندوستان کے افق پر سپین کا نقطہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔

افسوس! تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے مسلمانوں کی عدم تنظیم ان کے لئے نہایت درجہ مہلک ثابت ہوئی اور سپین کا نقطہ جو افق ہندوستان پر بہت عرصہ پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ کو لکھا ہوا نظر آیا تھا۔ آج حقیقت بن گیا کیا اب بھی مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلیں گی اور وہ اب بھی آپس کے جھگڑوں اور فرقہ وارانہ اختلافات کو پس پشت ڈال کر باہم متفق اور متحد نہیں ہوں گے؟

اگر مسلمان باہم متفق اور بھائی بھائی ہوتے اگر ان میں تنظیم اور اتحاد ہوتا اگر وہ دشمن کی کوششوں سے باخبر رہتے۔ اگر وہ ہر وقت کیل کانٹے سے لیس اور مدافعت کے لئے پورے طور پر تیار ہوتے تو ان کو یہ روز بد دیکھنا نہ پڑتا۔ جو آج دیکھنا پڑ رہا ہے۔

مسلمانو! اس موجودہ تباہی سے عبرت پکڑو۔ آپس کے اختلافات اور باہمی انتشار کو بھول کر ایک ہو جاؤ۔ اور متحدہ اور متفقہ طاقت کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرو۔ تو اب بھی دنیا میں تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ اور تنظیم کی توفیق بخشے اور ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے آمین

قادیان سے آمدہ اطلاعات

لاہور ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جو فوج قادیان میں متعین ہے وہ ایسے فوجی ٹرکوں میں بھی مداخلت کر رہی ہے۔ جو فوجی ملازموں کے بال بچوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو لانے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ اور مجبور کرتی ہے۔ کہ ان ٹرکوں میں وہ ایسے لوگوں کو بھی لے جائیں۔ جن کو وہ خود اپنی مرضی سے بھیجنا چاہتی ہے۔ تین فوجی ٹرک جو کل دو بجے قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ اس وقت تک لاہور نہیں پہنچے ان کی خیریت کے متعلق سخت اندیشہ کیا جا رہا ہے خاص کر اس وجہ سے کہ مسلمان پناہ گزینوں پر متواتر حملے ہو رہے ہیں۔

تشویش کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان ٹرکوں کے ہمراہ بعض ایسے سپاہی بھی ہیں جنہوں نے سکھوں کے حملوں کے خلاف دفاع کیا تھا۔ اور جن کے خلاف امن شکن سکھوں کو شکایت ہے۔

نماز کی اہمیت

جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اسے یقین دلاتا ہوں کہ اسکو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آئیگا جسکی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائیگا

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل ۱۴ ستمبر

انجن ڈرائیوں اور منیم کا

کا کام کرنے والے اصحاب کے لئے موقع

ایسے دوست جو انجن ڈرائیوری کا کام جانتے ہوں۔ اور ایسے دوست جو منیم کا کام کر سکتے ہوں وہ فوری طور پر دفتر تجارت جو دھامل بلڈنگ لاہور میں آ کر رپورٹ کریں۔ ہمارے پاس یہ جگہیں خالی ہیں۔ اور ان پر بیٹھے ہوئے آدمی بہت جلد لگانے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ایسے دوست فوراً توجہ کریں گے

ناظم تجارت

جو دھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کبھی خدا سے ناامید نہیں ہوتا

"ضرور ہے کہ اول یہ ابتدا اتنا تک پہنچ جائے عسر کے ساتھ بسر ہوتی ہے۔ اور غم کے بعد خوشی۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بشریت کے وہم سے مغلوب ہو کر سلسلہ امید کو ہاتھ سے چھوڑ دیں کہ ایسا کرنا دعا کی برکت کو کم کرتا ہے۔ مومن کی بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا سے ناامید ہوتا ہے۔ وہ مومن نہیں ہوتا۔ دنیا تو خود روز سے چند اور بے اعتبار ہے ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے۔ وہ قادر ہے۔ اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ . . . . انسان کو اس رحیم و کریم اور قادر سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ جو شخص ناامید ہوا۔ وہ جہنم میں گیا۔ اگر ہماری جلد ہمارے بدن پر سے الگ کر دی جائے۔ اور ایک آہنی تنور میں ڈال دیا جائے تب بھی ہم اس خدا سے ناامید نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ابراہیم کا نمونہ کافی ہے جس نے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دی۔ اور آنکھیں بند کر کے اپنی دانست میں ذبح کر دیا مگر آج اس ذبح کردہ کی اس قدر اولاد ہے کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ خدا بے وفا نہیں انسان خود بے وفا بنتا ہے۔ خدا غدار نہیں انسان خود غداری کرتا ہے خدا ہرگز اپنے وفادار کو نہیں چھوڑتا۔ مگر یہ تب انسان خود چھوڑتا ہے تب دنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتے ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۳)

مسلمانوں کے سنبھلنے کی واحد راہ ۔ قرآن مجید

از جناب نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر

اس وقت جو ملک میں دہشت پھیل رہی ہے اور لوگ اپنے وطن۔ جائیداد اور گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو سخت مصیبت میں ڈال رہے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے قرآن کریم کی تعلیم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو بھول جانے کا۔ ان پر فتن ایام میں مسلمانوں کے سنبھلنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ وہ قرآن پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔

قرآن کریم میں آتا ہے۔

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم ۝ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۝ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم ۝ انما ذالکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین ۝

اور تقوے کو اختیار کیا۔ بڑا اجر ہے وہ جن جن کو لوگوں نے کہا کہ تمہارے پر خلاف جتھہ بندی کر کے لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں پس تم ان سے ڈرو۔ اس دھمکی سے ان کا ایمان بڑھ گیا۔ اور انہوں نے کہا کہ کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ بڑے فضل والا ہے صرف وہ شیطان ہے۔ جو ڈراتا ہے۔ اپنے دوستوں کو۔ پس نہ ڈرو تم ان سے اور ڈرو تم مجھ سے اگر ہو تم ایمان والے

یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین ۝

اے مومنو جب تم کو کسی گروہ (جتھہ) کی تو شناخت قدم رہو۔ تم اور یاد کیا کرو تم اللہ کو بہت تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اطاعت کیا کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نہ باہم جھگڑا کرو۔ ورنہ بزدل ہو جاؤ گے۔ اور دور ہو جائے گا رعب تمہارا اور صبر کیا کرو تم یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اسلام اور کمیونزم کے عینی تصورات

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال ۔ احمدیت انفرادی اور اجتماعی زندگی کا کوئی عینی تصور رکھتی ہے؟

جواب ۔ اسلام نے بہترین عینی تصور پیش کیا ہے یعنی دنیا ہر دو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے جنت بن جائے۔ اس جنت میں باہمی خراش باقی نہیں رہے گی کوئی انسان دوسرے کو لوٹ نہیں سکے گا۔ کوئی قوم دوسری قوم پر چڑھائی نہیں کرے گی جس میں انسان کام کرے گا قابلیت کے مطابق اور استعمال کرے گا ضرورت کے مطابق۔ بلکہ اسلام اس سے بھی آگے جاتا ہے ایک انسان دوسرے کی ضروریات خوشی سے پوری کرے گا نہ کہ جبر سے۔ کمیونزم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی بنا جبر پر ہے۔ انسانی فطرت جبر سے نفرت کرتی ہے۔ انسان اپنی خوشی سے اپنا سب کچھ دے دیتا ہے مگر جبر سے ایک کوڑی بھی نہیں دینا چاہتا اسلام جبر کو صرف اس حد تک روا رکھتا ہے جب تک اس کی تربیت ناقص ہے جب اس کی تربیت صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق مکمل ہوتی چلی جائے گی تو جبر بھی کم سے کم ہوتا چلا جائے گا۔ جو شخص طوعاً یا کرہاً ۱/۴۰ حصہ آمدنی کا دینا سیکھ جاتا ہے تو اس کو زکوٰۃ یعنی سال کی کبھی کا ۱/۴۰ حصہ دینا کبھی گراں نہیں گذرتا اسلام تو ایسی مثالیں بھی پیش کر سکتا ہے کہ ایک شخص نے اپنا سارا کچھ دے دیا اور خوشی سے دے دیا بلکہ ان کو اس بات کا افسوس رہا کہ ان کے پاس اور کچھ کیوں نہ ہوا کہ وہ وہ بھی دے دیتے ایسی مثالیں اسلامی تاریخ میں ہزاروں مل سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایک شخص ایثار کر سکتا ہے۔ تو سب کر سکتے ہیں صرف باقاعدہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

احمدیت انسانوں کی ایسی تربیت کرنا چاہتی ہے۔ آپ احمدیت کا عینی تصور دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو قرآن کریم کے وہ حصے اکٹھا کر کے غور سے مطالعہ کیجئے۔ ایسا تصور آج تک انسان ایجاد نہیں کر سکا۔ لیکن یہ تو قابل حصول نہیں۔ جب تربیت مکمل ہو جائے گی تو یہ عینی تصور عین حقیقت ہو جائے گا۔ اسلام اس اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ ہر ایک کو اپنی قابلیت کے مطابق کام کرنا چاہیئے اور وہ اس اصول کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ سب کو ضروریات کے مطابق روزی میسر ہونی چاہیئے۔ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دونوں طریقے استعمال کرتا ہے کرکہی بھی اور طوعی بھی۔ اگر وہ خالص اکراہ کو خلاف فطرت کچھ کر طوعی طریقہ پر انسانی تربیت کرتا ہے آپ نہیں سال کہتے ہیں اگر پہلے یہ تین دن بھی کام دیا ہو چکا ہے۔ تو اس بات کا ثبوت کہ اسلام کا عین تصور قابل حصول ہے اور اسکے طریقہ حصول فطرت کے مطابق ہیں لیکن کمیونزم اپنے طریقوں سے اپنا عینی تصور اس دنیا میں ایک صدی تک یا دو شخصوں کے درمیان بھی ایک منٹ کے لئے بھی قائم کر کے نہیں دکھا سکتا کیونکہ جب بھی آپ ایک شخص کی قابلیت سے پیدا شدہ رزق بالجبر اس سے چھین کر دوسرے کو دیں گے۔ تو اس لمحہ سے دونوں کی انسانیت میں انحطاط شروع ہو جائے گا۔ اور جتنا جتنا اس کو پھیلاتے جائیں گے انسانیت کم ہوتی جائے گی یہاں تک کہ صفر کے مقام پر پہنچ جائے گی اور انسان نرا حیوان بن جائے گا جس کی زندگی کا مقصد گھاس چرنا ہوگا۔ آپ روس کی موجودہ سائنٹیفک ترقیاں نہ دیکھیں یہ اس وقت تک ہیں جب تک دوسری قوم مقابلہ کرنے والی سامنے آتی ہیں جب یہ خدشہ مٹ جائے گا۔ تو انحطاط شروع ہو جائے گا۔ اس وقت روس ہرگز کمیونزم کے اصولوں پر نہیں چل رہا۔ اگر ایک روسی کو جینے کا حق ہے تو ایک انگریز اور ایک امریکن کو بھی حق ہے آپ کہیں گے کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کرتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہی بات یہ ظاہر کرتی ہے کہ روس نے ابھی تک ایک اصول کے لئے بھی عمل کر کے نہیں دکھایا۔ جب تمام دنیا روس کی طرح ہو جائیگی تو اس لمحہ سے انسانی فطرت انحطاط کی طرف تیزی سے بڑھنا شروع کر دے گی۔ اور انسان محض حیوان بن کر رہ جائے گا۔ اور پھر نوع بشر دنیا سے مٹ جائے گی۔ اس کا نام و نشان بھی نہ رہے گا۔ کیمونزم کے کمال عروج کا لمحہ انسانیت کے موت کا لمحہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرحد میں رائفلوں اور ریوالوروں کے لائسنس

پشاور ۳۰ ستمبر۔ سرحد کی حکومت نے صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو رائفلوں اور ریوالوروں کے لائسنس جاری کرنے کے اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ سابقہ کانگرسی وزارت نے ڈپٹی کمشنروں کو صرف شارٹ گن کے لائسنس جاری کرنے کے اختیارات دے رکھے تھے۔ رائفلوں اور ریوالوروں کے لائسنس ڈاکٹر خانصاحب خود جاری کیا کرتے تھے۔

خان عبدالقیوم کی نشری تقریر

پشاور ۳۰ ستمبر۔ پاکستان ریڈیو پشاور سے تقریر نشر کرتے ہوئے وزیراعظم صوبہ سرحد خان عبدالقیوم نے اعلان کیا کہ صوبہ سرحد کے کیمپوں میں اس وقت جو بیس ہزار ہندو اور سکھ پناہ گزین ہیں۔ ان میں سے جو اصحاب بھی ہندوستانی یونین میں جانے کے خواہاں ہونگے انہیں بحفاظت صوبہ سرحد سے ہندوستان پہنچا دیا جائے گا۔ پاکستانی ریلوے کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کو نہایت بے رحمی سے کچل دیا جائیگا

خان عبدالقیوم خاں نے اس امر کا انکشاف کیا کہ قیام پاکستان کی تقریب پر ۲۹ اشخاص رہا کئے گئے اور ۱۶۰ اشخاص کی سزاؤں میں تخفیف کی گئی

کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ آج کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جو تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کے اجلاس میں شرقی اور مغربی پنجاب کی اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ صدر کانگرس اچاریہ کرپلانی نے مجلس عاملہ کو قائداعظم جناح گورنر جنرل پاکستان سے اپنی ملاقات کی روئداد بتائی پنڈت نہرو نے بدامنی کے انسداد کے لئے حکومت ہند کے اقدامات کی وضاحت کی۔

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے آپس میں

تعاون کریں گے

شملہ پارک ۳۰ ستمبر۔ مجلس اقوام متحدہ کے ہندوستانی وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت نے آج مشرق بعید کے لئے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی طرف سے یورپ کی غذائی قلت کا بہت پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ مگر ایشیا کے خانہ کشوں کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔ مسز وجے لکشمی نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے بین الاقوامی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

مسز وجے لکشمی نے آئندہ جنگ کے متعلق مختلف ممالک کے خطرناک پراپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر پراپیگنڈے کی یہ مہم فی الفور ختم نہ کی گئی۔ تو عنقریب جنگ شروع ہونے کا اندیشہ ہے۔

لاہور میں دکانوں کی تقسیم کے سلسلہ میں اعلان

درخواستیں ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو وصول کی جائیں گی

لاہور ۲۳ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے لاہور کے مختلف حصوں میں ۱۰۸ دکانوں کی تقسیم کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ درخواستیں مطبوعہ فارموں پر ساڑھے دس بجے صبح سے ۴ بجے شام ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو لی جائیں گی سٹی مجسٹریٹ لاہور کے کمرہ عدالت کے باہر دوکانوں کی تقسیم کے سلسلہ میں شرائط وغیرہ کا نوٹس دیکھا جا سکتا ہے۔

دوکانوں کی تفصیل یہ ہے

برانڈرتھ روڈ لاہور

۱۔ اورینٹل الیکٹرک کمپنی دو دکان نمبر

۲۔ ہیرا الیکٹرک سٹورز

۳۔ عطر چند اینڈ کمپنی جنرل مرچنٹس

۴۔ منٹگمری اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ کے بائیں طرف ایک دوکان۔ دو دوازوں والی۔

۵۔ منٹگمری اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ کے بائیں طرف دوکان نمبر

۶۔ بنگال ہیلتھنگ اینڈ ہوزپائپس

۷۔ گوپال چند پوری اینڈ برادرز۔ دو دروازوں والی۔

۸۔ گوردھن داس انجینیرز اینڈ مینوفیکچررز کا شوروم

ہسپتال روڈ (سرائے رتن چند)

۱۔ نرائن داس ہیرا نند بھاٹیہ

۲۔ برٹش پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹورز

۳۔ نیولائٹ فوٹو سٹوڈیو

۴۔ نیشنل دھوپ کمپنی

۵۔ مذکورہ بالا کمپنی کے بائیں طرف دو دکان

۶۔ جوہر زندگی فارمیسی

۷۔ مذکورہ فارمیسی کے دائیں طرف کی دوکان

۸۔ ڈاکٹر گوپی چند اہلووالیہ ڈنٹیل سرجن

۹۔ ورکر سٹرکچر کمپنی

۱۰۔ شانتی آیورویدک فارمیسی

۱۱۔ ریپرنگ شاپ

۱۲۔ پرکاش پرنٹنگ ورکس۔

لکشمی مارکیٹ انارکلی لاہور

۱۔ دکان نمبر

۲۔ دو دکان نمبر سے اگلی دو دکان

۳۔ دو دکان نمبر

۴۔ راج فینسی کارنر

انارکلی لاہور

۱۔ بھگوان سنگھ دودھ دہی فروش

۲۔ کندن لال اگروال اینڈ سنز دلی والے

۳۔ نیشنل ہیوارک ایمپوریم جو سنٹرل ہوٹل ایڈورٹائزمنٹ سٹورنٹ کے نیچے واقع ہے

۴۔ ولیس جنرل مرچنٹس

۵۔ انڈین میڈیکل ہال بالمقابل سیمٹک ہوٹل

۶۔ چوپڑہ برادرز جنرل مرچنٹس بالمقابل راجہ برادرز

۷۔ سردار دی دی ہٹی۔ (ہوزری)

۸۔ سورت بارڈر ہاؤس

۹۔ روشن ٹرنک ہاؤس کے آر۔ دوھیرا اینڈ کمپنی

پرانی انارکلی

۱۔ کمرشل بوٹ ہاؤس

۲۔ راج شو کمپنی

۳۔ ٹیلرنگ شاپ نمبر ۲۹

میوہ منڈی

امیر علی شاہ روڈ پر دو دکان نمبر ۲۳ ملکیت ولیس راج

موہن لال روڈ

۱۔ مدن لال کیٹپ سٹیشنرز

۲۔ ریڈرز بک ایجنسی بک سیلرز پبلشرز

۳۔ سوشل بک ڈپو کے ساتھ کی شیر فروش کی دو دکان۔

۴۔ ماڈرن سکاؤٹنگ ایکوپمنٹ

۵۔ کھنڈاری بک ڈپو

۶۔ پنجاب بک اسٹور

۷۔ امریکن فونٹین پن ہاؤس ملکیت چمن لال

۸۔ وطن سٹیشنری مارٹ۔

ہال روڈ لاہور

۱۔ بنکی لال مرچنٹ اینڈ ریڈیو گراموفون ڈیلر

۲۔ ویسٹرن ریڈیو اینڈ الیکٹرک کمپنی

۳۔ یونائیٹڈ ٹریڈنگ کارپوریشن۔ ریڈیو ڈیلرز

۴۔ کرم سنگھ اینڈ کمپنی سائیکل ریپیرنگ اکمنڈرنگ اینڈ ویلڈنگ

بیڈن روڈ لاہور

۱۔ شکارپور سندھ ہندو ہوٹل۔

۲۔ دکان نمبر ۹۵

(۳) دکان نمبر ۹۹ رتن گھی

۴۔ دکان نمبر ۱۰۰

۵۔ اتم گھی سٹورز۔

۶۔ گوردھن رام ہیدی

۷۔ اتم گھی سٹورز اور گوردھن رام ہیدی کے درمیان کی دکان

۸۔ سیٹھی برادرز جنرل پرویژن سٹورز

۹ علوی اینڈ کمپنی کے بالمقابل مٹھائیوں کی دکان

ریلوے روڈ لاہور

۱۔ سیالکوٹ سوڈا واٹر فیکٹری

۲۔ کرشن کالتھ ہاؤس۔

خبروں پر حکومت ہندوستان نے سنسر لگا دیا

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ پچھلے دنوں مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا جو قتل عام ہوا۔ اس کے متعلق ان امریکی نامہ نگاروں نے خبریں بھیجیں۔ جو دہلی میں موجود تھے۔ کئی نامہ نگاروں نے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر ان علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں قتل عام ہوا تھا۔ اور آنکھوں دیکھا حال اخبارات کو ارسال کیا۔ ان خبروں کے شائع ہونے سے تمام امریکہ میں تشویش پھیل گئی۔ اب ہندوستان کے امریکی نامہ نگار یہ شکایات بھیج رہے ہیں کہ ہندوستان کی حکومت خبروں کو سنسر کر رہی ہے اور اصلی واقعات کو امریکی اخبارات تک نہیں پہنچنے دیتی۔ اخبارات میں بھی حکومت ہندوستان کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے

مسلمانوں کے قتل عام سے عرب ممالک میں غم و غصہ کی لہر

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ عرب لیگ کے لیڈروں کو مشرقی پنجاب کے فسادات کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ ان خبروں سے تمام عرب لیڈر بہت ہی پریشان ہیں۔ پچھلے دنوں عرب عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کی طرف سے ایک مکتوب پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ تمام عرب ممالک کی مساجد میں مسلم شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائے اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ سیکرٹری جنرل نے یہ بھی تجویز کیا کہ عرب ریاستیں پاکستان کے مسلمانوں کے جان و مال کی خیر کے لئے دعائیں اور برطانوی سفیروں پر زور دیں کہ وہ اس معاملہ کی طرف برطانوی حکومت کی توجہ مبذول کرائیں۔ چنانچہ کل عراق کے وزیر خارجہ نے برطانوی سفیر سے ایک ملاقات میں نہایت زور دار الفاظ میں پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام کی مذمت کی اور ان پر زور دیا کہ وہ اس معاملہ کو برطانوی حکومت کے سامنے رکھیں۔

ہندوستان میں غذائی حالت نازک صورت اختیار کر گئی

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ ہندوستانی سفارتخانے کے افسر نے بتایا کہ امریکہ سے اس سال گیہوں کی برآمد میں کمی کو ہندوستان انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ہندوستان میں غذائی صورت اتنی ابتر کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ۱۹۴۳ء میں بھی جبکہ قحط اور وبا سے پندرہ لاکھ جانیں ضائع ہوئی تھیں حالت اتنی خطرناک نہ تھی۔ اب سے دسمبر تک حالت دن بدن نازک ہوتی جائے گی۔ ہندوستان کی امیدیں امریکہ سے وابستہ تھیں اور ہندوستانی حکومت امریکہ سے گفت و شنید کر رہی ہے مگر اب تک نتائج کوئی خاص امید افزا نہیں۔

ایک اور ریاست کی پاکستان میں شمولیت

کراچی ۳۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کاٹھیاوار کی ایک ریاست مانا وادر نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ریاست کے حکمران نے رسمی طور پر الحاق کے اقرار نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

مارچ میں کراچی ریڈیو سٹیشن کام شروع کر دے گا

ٹرانسمیٹر امریکہ سے لایا جائے گا

کراچی ۲۳ ستمبر۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے کنٹرولر مسٹر زیڈ اے بخاری نے بتایا کہ کراچی ریڈیو سٹیشن مارچ میں کام شروع کر دے گا۔ کراچی میں ایک سو کلو واٹ شارٹ ویو ٹرانسمیٹر ڈھاکہ میں بیس کلو واٹ شارٹ ویو ٹرانسمیٹر حیدرآباد (سندھ) میں پانچ کلو واٹ شارٹ ویو ٹرانسمیٹر قائم کیا جائے گا۔

پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے ہیڈ کوارٹرز کراچی میں قائم ہوں گے جس کے لئے بندر روڈ کراچی پر عمارت تعمیر کی جائے گی۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے ڈائرکٹر آف انجینئرنگ مسٹر ریاض احمد ۳۰ اکتوبر کو امریکہ جائیں گے۔ وہاں سے ٹرانسمیٹر اور ریڈیو کا دوسرا سامان لائیں گے۔ یہ سامان ۳۱ دسمبر تک کراچی روانہ ہو جائے گا۔

کراچی، ۲۳ ستمبر۔ کراچی میں مقیم تقریباً ایک سو مسلمان پناہ گزینوں نے آج جلوس نکالا اور مکانات کی تنگت کے خلاف بطور احتجاج وزیر اعظم سندھ کی کوٹھی کے سامنے نعرے لگائے۔ وزیر اعظم نے پناہ گزینوں کو اطمینان دلایا کہ انہیں جائے رہائش دلانے کا جلد انتظام کیا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ میں دونو فرقوں کی دانشمندی سے فرقہ وار فساد رک گیا

سرکردہ مسلمانوں نے دوستی کی فضا پیدا کرنے کی خاطر جلوس میں شرکت کی

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ وقت سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور اقلیت اور اکثریت کے فرقوں میں ذمہ داری کا قوی احساس موجود ہونے کی وجہ سے جنم اشٹمی کا جلوس کل خیریت سے گذر گیا اور کوئی ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہونے نہیں پائی۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جلوس پروگرام کے مطابق نکالا گیا۔ مگر نواب پور مسجد کے سامنے باجے کے سوال پر تناؤ پیدا ہو گیا جو نکہ حالت بگڑنے کی جا رہی تھی اس لئے دونوں فرقوں کے لیڈروں نے منظور کیا کہ جلوس بند کر دینا چاہئے۔ یہی منظور کر لیا گیا کہ آج جو جلوس نکلنے والا تھا اسے بھی ملتوی کر دیا جائے گا۔ سوائے کچھ گرفتاریوں کے جو کچھ عرصہ تک مقامی طور پر تنگ رہیں اور کوئی واردات نہیں ہوئی اور تمام شہر پر امن رہا۔

گورنر، وزیر اعظم اور وزیر تعلیم ضلع مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے اعلیٰ افسران موقعہ پر موجود تھے۔ نواب ڈھاکہ اور شہر کے دوسرے سرکردہ مسلمانوں نے دوستی اور رواداری کی فضا پیدا کرنے کی خاطر جلوس میں شرکت کی۔

سرحد کے غیر مسلم لیڈر کا مستحسن اقدام

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کی اقلیتوں کے مشہور لیڈر مسٹر امیر چند بوالی عنقریب مشرقی پنجاب جا کر غیر مسلموں سے اپیل کریں گے کہ وہ مسلمانوں کا قتل عام بند کر دیں۔ ورنہ صوبہ سرحد میں اس قتل عام کا ردِ عمل نہایت ہولناک ہو گا

حکومت مغربی پنجاب کا اعلان۔ ایک غلط خبر کی تردید

لاہور ۲۳ ستمبر۔ ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب رقمطراز ہیں کہ بعض اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی ہیں کہ مال روڈ لاہور سے کوئی بڑا اپنا تمام سامان ٹرک میں ڈال کر لے گیا ہے یہ خبر بالکل غلط ہے۔ کوئی بھی دکاندار ضلع لاہور یا صوبہ مغربی پنجاب سے اپنا سامان نہیں لے جا سکتا کیونکہ قانونی طور پر اس امر کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

مسٹر جناح کے نمائندہ خصوصی کابل عازم کابل

پشاور ۲۳ ستمبر۔ کابل کے لئے قائد اعظم جناح گورنر جنرل پاکستان کے نمائندہ خصوصی نواب زادہ سعید اللہ خاں آج کابل جاتے ہوئے پشاور پہنچے۔

توقع ہے کہ نواب زادہ سعید اللہ خاں کل کابل روانہ ہوں گے۔

پاکستان آنیوالی تین اور سپیشل گاڑیوں پر حملے

لاہور ۲۳ ستمبر۔ آج پاکستان آنے والی تین سپیشل گاڑیوں کو روک کر مسلمان پناہ گزینوں پر خطرناک حملے کئے گئے۔ مانانوالہ اور امرتسر کے درمیان ایک گاڑی پر حملہ ہوا۔ اس گاڑی میں حکومت پاکستان کے ملازمین سوار تھے۔ اس حملہ میں شدید جانی نقصان ہوا۔ جنڈیالہ ریلوے اسٹیشن کے قریب مسلم پناہ گزینوں کی ایک اور گاڑی روک لی گئی۔ اور اس پر حملہ کیا گیا۔ اس حملہ میں بھی جانی نقصان ہوا جس تیسری گاڑی پر حملہ ہوا وہ لدھیانہ سے آ رہی تھی۔ ابھی سرکاری طور پر مذکورہ بالا حملوں میں جانی نقصان کا اندازہ نہیں بتایا گیا لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ان حملوں میں بھاری نقصان ہوا ہے۔

مشرقی پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں حملے جاری ہیں

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ حکومت مشرقی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق اس صوبہ کے دیہاتی علاقوں میں مسلمان پناہ گزینوں پر حملے جاری ہیں جن میں شدید جانی نقصان ہو رہا ہے۔ فاضلکا، ضلع فیروز پور میں سترہ اشخاص ہیضہ کے شکار ہوئے۔ کانگڑہ اور ضلع گورداسپور کے ہندو مستقاتی علاقہ میں بھی ہیضہ کی وارداتیں ہوئیں۔ لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر دو مسلمان پناہ گزین ہیضہ کے شکار ہوئے۔ ہوشیار پور، گورداسپور اور جالندھر کے علاقہ میں فوج گشت نگار ہی ہے۔ ۳۰ ستمبر کو امرتسر سے تقریباً ۵ ہزار مسلمان پناہ گزینوں کا قافلہ گذرا۔ بیاس سے ۴۰ ہزار مسلمان پناہ گزین خلجیاں روانہ ہوئے ہیں۔

عورتوں اور بچوں پر حملے نہ کئے جائیں

امرتسر ۲۳ ستمبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور سردار اودھم سنگھ ناگوکے نے ایک مشترکہ بیان میں ہندوؤں اور سکھوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ ظلم و ستم کرنے کے کھیل سے ہاتھ اٹھا لیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ ہمیں اس امر کا اعتراف ہے کہ سکھ اور ہندو عورتوں اور بچوں پر نہایت شرمناک حملوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مسلمان پناہ گزینوں کی گاڑیوں اور قافلوں پر حملے کئے جائیں۔ اگر ہمیں مسلمانوں کی دوستی حاصل کرنا مقصود نہیں اور ہم انہیں کبھی دوست نہ بنا سکے۔ تو ہم ان سے صاف جنگ لڑیں گے۔ اس جنگ میں مرد مردوں کو ماریں گے لیکن عورتوں اور بچوں کو نہ مارا جائے۔

کراچی ۲۳ ستمبر۔ حکومت سندھ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہفتہ کے دن کام کا وقت ۴ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک ہو گا۔

قائد اعظم جناح سے مسٹر شہید سہروردی کی ملاقات

کراچی ۲۳ ستمبر۔ آج سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر شہید سہروردی نے پاکستان میں ہندو مستقاتی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش سے ملاقات کی۔ گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح سے مسٹر سہروردی کی ملاقات پونے دو گھنٹے جاری رہی۔

مسٹر سہروردی نے قائد اعظم کو پنجاب اور دہلی کی صورت حال سے مطلع کیا۔ پروگرام کے مطابق مسٹر سہروردی نے کل دہلی روانہ ہونا تھا۔ لیکن اب انہوں نے پروگرام عرضی التوا میں ڈال دیا۔ اب وہ کل قائد اعظم سے پھر ملاقات کریں گے۔

مسٹر سہروردی نے ایک طویل بیان میں ہندوؤں مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ موجودہ ظلم و ستم اور کشت و خون فوراً بند کر دیں اور اس طرح وہ حکومت ہند و ستان اور پاکستان کو امن اور اعتماد کی فضا پیدا کرنے دیں۔

مسٹر سہروردی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ہند و ستان بھر میں امن کمیٹیاں اور رضاکار امن کے دونوں کا اہتمام کیا جائے گا۔

ڈچ نمائندہ کی کراچی میں آمد

کراچی ۲۳ ستمبر۔ ڈچ حکومت کے نمائندے سنتیاپا کہا نہیں امید ہے کہ نہیں بدیہ کہ حکومت ہند و ستان نے ڈچ ہوائی جہازوں پر ہند و ستان سے گذرنے پر جو پابندیاں عاید کی ہوئی ہیں۔ وہ عنقریب ہٹا لی جائیں گی۔ اوما میرٹ ڈم اور بٹاویہ کے درمیان کے ایل ایم ایئر میل سروس دوبارہ جاری ہو جائے گی۔

اتحادی تنظیم امن میں انڈونیشیا کے متعلق رپورٹ

بٹاویہ ۲۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا میں جنگ ختم کرنے کی کارروائیوں کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ وہ آج سکورٹی کونسل کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کر دے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah